عاملین کا فتنہ اور اس کا رد

ارشادات

شیخ العرب والعجم عارف باللہ مجدد زمانہ حضرت اقدس مولانا شاہ حکیم محمد اختر صاحب رحمۃ اللہ علیہ

حسب خواہش

پیر طریقت عارف وقت حضرت اقدس شاہ ڈاکٹر عبد المقیم صاحب دامت برکاتہم

تزئین

محمد ارمغان ارمان

مدرسہ احیاء السنہ و خانقاہ اشرفیہ اختریہ مقیمیہ

فاروقہ (پوسٹ کوڈ ۴۰۱۰۰) ضلع سرگودھا 0301/0335-6750208

ehyaussunnah@gmail.com | www.ehyaussunnah.blogspot.com

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

نَحۡمَدُہٗ وَنُصَلِّیۡ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ ، اَمَّا بَعۡدُ!

ارشاد فرمایا کہ فلاں صاحب ایک عامل کو لائے اور مجھ پر زور ڈالا کہ بس آپ ان کو دِکھلا دیجیے، بتا دیں گے کہ آپ کو کیا ہے؟ (یعنی مرض ہے، جن ہے یا جادو ہے) میں نے کہا کہ میں نہیں دِکھلاتا۔ ان عاملین کے چکر میں ہرگز نہیں پڑنا چاہیے، ہمیں تو جان دینا قبول ہے مگر ان کے چکروں میں پڑنا قبول نہیں۔ صحابہ کے دَور میں کوئی ثبوت نہیں ہے کہ لوگ عاملین کے چکر میں آئے ہوں۔ جاہل لوگ اس میں زیادہ مبتلا ہوتے ہیں۔ جب کوئی پریشانی آئے، مرض ہو ہمیں تو سنت کا طریقہ محبوب ہے کہ دو نفل پڑھ کر اللہ سے اپنا غم کہہ دو اور بے فکر ہو جاؤ۔ حدیث پاک ہے:

اِذَا حَزَبَہٗ اَمۡرٌ فَزَعَ اِلَی الصَّلٰوۃِ

''جب کوئی پریشانی آتی تھی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نماز کی طرف دوڑتے تھے''۔

دُعا سے بڑھ کر کوئی عمل نہیں ہے۔ مولانا شاہ عبدالغنی صاحب پھولپوری رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ جب کبھی میں نے جھاڑ پھونک کو اہمیت دی تو جنوں نے کبھی میری گھڑی توڑ دی، کبھی کوئی اور چیز توڑ دی۔ تو فرمایا کہ ان عملیات کے چکروں میں پڑنا ہی نہیں چاہیے۔ میزبان کے نواسے نے مجھ سے پوچھا تھا کہ میں اس عامل کو دِکھاؤں۔ میں نے کہا: ہرگز مت دِکھاؤ۔ عہدِ صحابہ میں عاملین کا وُجود نہیں تھا، جو چیز خیر القرون میں نہیں تھی ؛ یعنی نہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں تھی، نہ صحابہ کے زمانے میں تھی، نہ تابعین کے زمانے میں تو اَب چودہ سو برس کے بعد ان عاملین نے کھانے پینے کا چکر بنا رکھا ہے۔ فائدہ ہونا کوئی کمال نہیں، فائدہ تو چھو چھکڑ سے ہو ہی جاتا ہے نفسیاتی طور پر، آپ کچھ نہ پڑھئے چپکے سے ''اَبے اُلو گدھے کمینہ'' کہہ کر دَم کر دیجیے، وہ کہے گا: میرے سَر کا درد اچھا ہو گیا۔

اب یہ جو عامل آیا تھا مفتی حسین نے بتایا کہ اپنی جھاڑ پھونک میں ''جے پال جوگی'' کا نام لیتا ہے۔ بتایئے! ہندوانہ نام سے برکت ہوگی؟ یہ خود غیر اللہ ہے اور غیر اللہ سے اِستمداد (مدد چاہنا) ہے، اور غیر اللہ سے اِستمداد حرام ہے بلکہ شرک ہے۔ اللہ کا نام لو! اللہ تعالیٰ کا ایک نام ''قَهَّارُ'' ہے جس کے معنیٰ ہیں:

اَلَّذِیْ یَکُوْنُ کُلُّ شَیْءٍ مُسَخَّرًا تَحْتَ قَدْرِہٖ وَ قَضَآءِہٖ وَ قُدْرَتِہٖ

قھار وہ ذات ہے کہ ہر چیز جس کی قضا و قدرت کے تحت ہے۔ اس میں شیاطین اور جنّات اور جادو سب آگیا، کیونکہ سب اس کی قدرت کے تحت ہیں۔ لہٰذا اس نام کو ہر نماز کے بعد سات مرتبہ پڑھ کر دُعا کرو کہ:

''اے اللہ! آپ کا نام لیا جس کے معنیٰ ہیں کہ ہر چیز آپ کی قدرت کے تحت ہے، اس نام کے صدقے میں مجھ پر اگر جن، جادو یا بیماری جو کچھ بھی ہے اس کو بھگا دیجیے''۔

مخلوق کے تمام شر سے حفاظت کے لیے تین تین مرتبہ سورۂ اخلاص، سورۂ فلق اور سورۂ الناس روزانہ صبح و شام پڑھا کرو۔ (اس عمل کی مزید تفصیل آخر میں ملاحظہ فرمایئے)

ہم کہتے ہیں کہ موت قبول کرلو، اپنے اللہ سے مل جاؤ، مگر ان نالائق عاملین سے علاج نہ کراؤ جو جے پال سنگھ کو پکار کر ایمان خراب کرتے ہیں۔ ہم اللہ پر جان دے سکتے ہیں مگر عاملین کے ہاتھوں ایمان دے کر حیات نہیں چاہتے۔ جب اللہ کے پاس جانے کا مقررہ وقت آجائے گا تو کیا کوئی عامل روک سکتا ہے؟ زندگی اور موت تو اللہ کے ہاتھ میں ہے لیکن جے پال جوگی کا نام لینا غیر اللہ کو پکارنا ہے اور ایمان سے ہاتھ دھونا ہے۔

میں اللہ کے نام **یَا قَهَّارُ** کا اللہ کی رحمت کو واسطہ دیتا ہوں کہ یا اللہ! اپنے نام **یَا قَهَّارُ** کی برکت سے ہمیں ہر مصیبت سے نجات عطا فرمایئے اور اپنی حفاظت نصیب فرمایئے۔ کوئی شی نہیں جو اللہ کی قدرت سے خارج ہو، تو ہم کیوں غیر اللہ کی خوشامد کریں۔ کسی حدیث میں دِکھا دو کہ جب کوئی نہ اچھا ہو تو اس کو عاملین کو دِکھاؤ؟ ہے کسی حدیث میں؟ عاملین کے دماغ ہم لوگوں نے خراب کیے

ہیں اُن کی خوشامد کر کے۔ اکثر عاملین نے عملیات کو دھندا بنا رکھا ہے۔ اور یہ تو طے ہے کہ ''عاملین صاحبِ نسبت نہیں ہوتے''۔ یہ حکیم الامت مولانا اشرف علی تھانوی رحمۃ اللہ علیہ نے لکھا ہے کہ عاملین کی نسبتِ باطنی فوت ہو جاتی ہے، کیونکہ اُن کی نظر اللہ سے ہٹ جاتی ہے اور عملیات پر ہو جاتی ہے۔ (**ماخذ**: پردیس میں تذکرہ وطن: ۱۲۵۔۱۲۸)

وَاٰخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ

......★......

مخلوق کے ہر شر سے حفاظت کا عمل

ترجمہ حدیث: حضرت عبداللہ ابن خبیب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں کہ ایک رات جبکہ بارش ہو رہی تھی اور سخت اندھیرا تھا، ہم رسول اللہ ﷺ کو تلاش کرتے ہوئے نکلے، پس ہم نے آپ ﷺ کو پالیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''کہہ''۔ میں نے عرض کیا: کیا کہوں؟ فرمایا کہ:

قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ، قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ اور قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ

صبح و شام تین مرتبہ پڑھ لیا کرو، یہ تجھے ہر چیز کیلئے کافی ہو جائے گی۔ (مشکوۃ، ص: ۱۸۸)

ف:...... مُلّا علی قاری ''مرقاۃ'' جلد نمبر ۴ صفحہ ۳۷۰ پر لکھتے ہیں کہ علامہ طیبی نے فرمایا: تَكْفِيْكَ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ کی تشریح میں ای تَكْفِيْكَ مِنْ كُلِّ شَرٍّ اَوْ مِنْ كُلِّ وِرْدٍ یعنی یہ تینوں سورتیں ہر شر سے حفاظت کے لیے کافی ہیں، یا اِن کا پڑھنے والا اگر کوئی اور وظیفہ نہ پڑھ سکے تو ان کا وِرد ہی اُسے تمام وظائف سے بے نیاز کر دے گا، اور ہر شر سے محفوظ رہے گا۔

آج ہر مسلمان پریشان ہے؛ کوئی کہتا ہے کہ جن اور آسیب نے پریشان کر رکھا ہے، کوئی کہتا ہے کہ کسی دُشمن نے جادُو یا کالا عمل کرا دیا ہے، کاروبار پر بندش لگوا دی ہے، گاہک نہیں آتے، کسی کو ہر روز ایک نئی بلا اور مصیبت کا سامنا ہے۔ اگر ہم اس وظیفہ کو روزانہ پڑھ لیں جس میں دو تین منٹ بھی نہیں لگتے، تو ہر بلا اور مصیبت سے اِن شَآءَ اللّٰہ محفوظ رہیں گے۔

(از: قرآن و حدیث کے انمول خزانے، خزانہ نمبر ۱، ص: ۶، ۷)